مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

قرآن شریف کو سیکھو اس کے ذریعے معرفت حاصل کرو اور اس پر عمل کرو، تم قرآن والے ہو جاؤ گے۔

حضرت عمر رض

جلد ۲

۱۱ تا ۱۷ مئی ۸۴ء مطابق ۹ تا ۱۵ شعبان ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۴۷

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہنسنے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

۹ - حدثنا محمد بن بشار انبانا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنا ابن عون عن محمد بن محمد بن الاسود عن عامر بن سعد قال قال سعد لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحک یوم الخندق حتّٰی بدت نواجذہ قال قلت کیف کان ضحکہ قال کان رجل معہ ترس وکان سعد رامیاً وکان یقول کذا وکذا بالترس یغطی جبہتہ فنزع لہ سعد بسہم فلما رفع رأسہ رماہ فلم یخطیٔ ہذہ منہ یعنی جبہتہ و انقلب وشال برجلہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ قال قلت من ای شیٔ ضحک قال من فعلہ بالرجل

۹ - عامر بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے دن ہنسے حتیٰ کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کس بات پر ہنسے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک کافر ڈھال لیے ہوئے تھا۔ اور سعدؓ گو بڑے تیر انداز تھے لیکن وہ اپنی ڈھال کو ادھر اُدھر کر لیتا تھا جس کی وجہ سے اپنی پیشانی کا بچاؤ کر رہا تھا (گویا مقابلہ میں سعدؓ کا تیر لگنے نہ دیتا تھا حالانکہ یہ مشہور تیر انداز تھے) سعدؓ نے ایک مرتبہ تیر نکالا (اور اس کو کمان میں کھینچ کر انتظار میں رہے) جس وقت اس نے ڈھال سے سر اٹھایا فوراً ایسا لگایا کہ پیشانی سے چوکا نہیں اور فوراً گر گیا ٹانگ بھی اوپر کو اٹھ گئی۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قصہ پر ہنسے۔ میں نے پوچھا اس میں کون سی بات پر۔ انہوں نے فرمایا کہ سعدؓ کے اس فعل پر۔

فائدہ - چونکہ اس قصہ میں اس کا شبہ ہو گیا تھا کہ اس کے پاؤں اٹھنے اور ستر کھل جانے پر تبسم فرمایا ہو اس لیے مکرر دریافت کرنے کی ضرورت ہوئی۔ انہوں نے فرما دیا کہ یہ نہیں بلکہ میرے حسن نشانہ اور اس کے باوجود اتنی احتیاط کے تیر لگ جانے پر۔ کہ وہ تو ہوشیاری کر ہی رہا تھا کہ ڈھال کو فوراً ادھر اُدھر کر لیتا تھا مگر سعدؓ نے بھی تدبیر سے ڈرا کر فوراً ہی گرا اور مہلت بھی نہ ملی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں، ایک آتش دوزخ سے براءت اور دوسری نفاق سے براءت۔

(جامع ترمذی)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۲

ہفت روزہ ختمِ نبوت

شمارہ نمبر ۴۷

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ
ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک
سالانہ ـــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت
محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

فہرست

۱	خصائل نبوی	
	حضرت شیخ الحدیثؒ	۲
۲	صحابہ کی جاں نثاری	۴
۳	ابتدائیہ	
	عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۵
۴	قادیانیوں کے بارے میں صدر کا آرڈیننس	۷
۵	خطبہ استقبالیہ	
	مفتی احمد الرحمٰن صاحب	۱۰
۶	قادیانیوں سے دوستی	
	مولانا محمد اقبال رنگونی	۱۴
۷	قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی ایک یادگار تقریر	
	مرسلہ مولانا تاج محمد صاحب	۱۷
۸	کاروانِ ختم نبوت	
	مولانا منظور احمد الحسینی	۲۰
۹	باطل سے حق کی طرف	
	محمد شاہد	۲۱

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A سائرہ مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

صحابہ کرام کی محبت و جاں نثاری

۱- زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اُحد کے روز رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے سعد بن ربیع کی تلاش میں بھیجا اور مجھ سے فرمایا، ان کو اگر دیکھو تو میرا سلام کہو اور کہو کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ اپنے کو کیسا پاتے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں مقتولین میں چکر لگانے لگا، پھر ان کے پاس پہونچا، ان کا آخری وقت تھا اور ان کے جسم پر تیر و تلوار اور نیزے کے ستر زخم تھے، میں نے ان سے کہا "اے سعد! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو سلام کہتے ہیں اور دریافت فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا حال ہے؟" انہوں نے کہا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سلام کہو اور آپ سے کہہ دو یا رسول اللہؐ! جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم انصار سے کہہ دو کہ اگر رسول اللہؐ کو کچھ ہو گیا اس حال میں کہ تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کر سکتی ہو، تو اللہ کے یہاں تمہارا کوئی عذر نہیں اور اسی وقت روح پرواز کر گئی۔ (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۴)

۲- اُحد کے روز ابودجانہؓ نے اپنی پیٹھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنا دیا تھا تیر اس پر لگتے تھے اور وہ حرکت نہ کرتے۔ (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۰)

مالک الخدریؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم چوس کر صاف کر دیا تھا، اُن سے آپؐ نے فرمایا، تھوک دو۔ انہوں نے کہا۔ بخدا! میں کبھی بھی نہ تھوکوں گا۔ (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۶)

۳- ابوسفیان جب مدینہ آئے اور اپنی بیٹی اُم حبیبہؓ کے پاس پہنچے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے اس کو لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا "اے بیٹی! مجھے خبر نہیں کہ تم نے بستر میرے لائق نہ سمجھا یا مجھ کو اس کے لائق نہ سمجھا" انہوں نے کہا "نہیں! بلکہ یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بستر ہے اور تم مشرک نجس ہو" (سیرۃ ابن ہشام)

۴- عروہ بن مسعود ثقفی نے حدیبیہ سے واپسی کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا "اے لوگو! بخدا میں سلاطین کے یہاں گیا، کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے، خدا کی قسم میں نے ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے ساتھی اس کی اتنی عزت کرتے ہیں جتنی محمدؐ کے ساتھی محمدؐ کی۔ خدا کی قسم جب بھی وہ تھوکتے ہیں ان میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر گرتا ہے وہ اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ سب ان کے حکم پر لپکتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو اس کے پانی پر لڑتے لڑتے رہ جاتے ہیں اور جب بات کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور وہ لوگ فرطِ ادب سے آپؐ پر گہری نظر نہیں ڈال سکتے۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من لا نبی بعدہ

صدر ضیاء الحق کا تازہ آرڈیننس

چودھویں صدی کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ان شاء اللہ اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے تازہ آرڈی ننس نافذ کر کے اس اسلامی انقلابی اقدام کے ذریعے پوری ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا ہے۔ سابقہ حکومت نے ۷۴ء میں مسلمانوں کے دباؤ کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ تو کر دیا تھا لیکن اس پر کماحقہ عملدرآمد نہ ہو سکا تھا۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اسلامی عقائد و تعلیمات کے منافی سرگرمیوں سے یہاں چشم پوشی اور اغماض نہیں برتا جا سکتا یہ امر نہایت اطمینان افزا ہے کہ صدر ضیاء الحق نے دیرینہ دینی تقاضے کو پورا کر کے عملاً قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا دراصل یہ آرڈی ننس اس آئینی ترمیم کے بعد قانونی تقاضے پورے کرنے کی عملی کاروائی ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس آرڈی ننس پر لفظاً و معناً عمل کرایا جائے تاکہ بے چینی اور اضطراب کے اسباب کا مؤثر خاتمہ ہو سکے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق قادیانی اپنا مرکز ہالینڈ وغیرہ منتقل کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ملک سے باہر جا کر ملک و ملت کے خلاف اپنی سازشوں کے جال پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا ان کے سازشی منصوبوں سے محفوظ رہنے کے لیے مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ملک سے باہر جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ بلکہ اندرون ملک ہی ان کو کچلنے کی کوشش کی جائے۔

ہم مرزا طاہر کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے خلاف بیرون ملک جو زہر اگلا جا رہا ہے۔ وہ بند کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی جماعت کا کوئی فرد مرزا طاہر کے اشارے کے بغیر کوئی بات نہیں کر سکتا امت مسلمہ اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتی بھارت میں قادیانیوں نے پاکستانی سفارت خانے کو جو احتجاجی مراسلہ دیا ہے۔ ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ مرزا طاہر کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ یہ حرکت پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ ضروری ہے کہ مرزا طاہر سے اس کی بازپرس کی جائے۔

اخبارات کے ذریعہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں نے موجودہ آرڈیننس پر شدید ناراضگی اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ "ہمارا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا!" "یہ فیصلہ ملک اور قوم کے حق میں نہیں" ایسے الفاظ سے ان کے عزائم سے پردہ اٹھتا ہے۔ کہ وہ کسی بڑے سازشی منصوبے میں مصروف ہیں۔ لہٰذا حالیہ آرڈیننس کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جائے اور ہر جگہ ان کا تعاقب کیا جائے

مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی نہایت ہی ضروری ہے۔ اور جب تک مولانا محمد اسلم قریشی کا سراغ نہیں مل جاتا ملت اسلامیہ کی بے چینی دور نہیں ہو سکتی۔ صدر پاکستان اس سلسلہ میں تمام اختیارات کو بروئے کار لاکر فوری کاروائی کریں۔ جو قادیانی سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں، وہ ملک و ملت کے غدار ہیں۔ ان پر کسی طرح اعتماد نہ کیا جائے۔ جتنا جلد ہو سکے ان کو فارغ کیا جائے۔

مرزا طاہر کا فرار

اخبارات کی آمدہ اطلاع کے مطابق قادیانی پارٹی کے سربراہ مرزا طاہر اپنے اہل خانہ سمیت ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بعد میں ملنے والی ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق وہ لندن پہنچ گئے ہیں۔ معلوم یہ بھی ہوا ہے کہ وہ مستقل بیرون ملک قیام کریں گے۔

اب جب کہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے مولانا محمد اسلم قریشی کی تلاش کے لیے تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا ہے اور مخصوص ٹیم اس سلسلے میں مقرر کر دی، مرزا طاہر کا اس طرح لندن فرار ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء میں ملوث تھا۔

مرزا طاہر ملک سے باہر کس طرح نکلنے میں کامیاب ہوئے یہ تو حکومت کے ذمہ دار افراد ہی صحیح بتا سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسے وقت میں مرزا طاہر کا باہر چلے جانا ملک و ملت کے مفاد میں ہرگز نہیں۔ باہر رہ کر مرزا طاہر اسلام دشمن طاقتوں کی ملی بھگت سے ملک و ملت کے خلاف سازشیں کریں گے۔

اس سلسلہ میں ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر کو ہر قیمت پر واپس لایا جائے اور ربوہ، سیالکوٹ کے سرکردہ مرزائیوں کے پاسپورٹ منسوخ کر کے انہیں گرفتار کیا جائے تاکہ ہمارا مبلغ مولانا اسلم قریشی برآمد ہو سکے۔

تازہ ترین آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتابیں جو کہ سراسر اسلام کے خلاف ہیں وہ فوری طور پر ضبط کی جائیں۔ اس کے علاوہ قادیانی اخبارات و رسائل پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ اب ان کے جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ اگرچہ پنجاب کی حکومت نے چند ایک پمفلٹ ضبط کیے ہیں لیکن سندھ بلوچستان اور سرحد میں ابھی تک کوئی کاروائی عمل میں نہیں آئی۔ وفاقی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ صوبائی حکومت کو اس سلسلہ میں ضروری ہدایات جاری کرے اور بیک وقت پورے ملک میں قادیانی کتب پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

صدر ضیاء الحق نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں روکنے کا آرڈی نینس جاری کر دیا

● قادیانیوں کی تبلیغ ممنوع ● اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور آذان دینے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر قادیانیوں کو تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

تازہ ترین آرڈی نینس کا مکمل متن درج ذیل ہے

قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی نس۔

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کی جائے،

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

لہٰذا اب پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلہ میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈی نس وضع اور جاری کیا ہے۔

حصہ اول ۔ ابتدائیہ

۱ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ** (۱) یہ آرڈی نس قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (امتناع و تعزیر) آرڈی نس، ۱۹۸۴ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲. **آرڈی نینس عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہو گا۔**

اس آرڈی نس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود مؤثر ہوں گے۔

حصہ ۲ - مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء کی ترمیم)

۳ **ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعات ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا اضافہ**

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ ۱۸۶۰ء) میں باب ۱۵ میں دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد، حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی

۲۹۸ ب ۔ بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

۱ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے

نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے ، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے :

(الف) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المؤمنین ، خلیفۃ المسلمین ، خلیفۃ المؤمنین ، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے :

(ب) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے ۔

(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے ؛

یا

(د) اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے ۔

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا ۔

۲ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقہ یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا ۔

۲۹۸ ج ۔ قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے ۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو ، بلاواسطہ یا بالواسطہ ، خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے ، کسی ایک قسم کی سزائے قید ، اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے ، اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا ۔

حصہ ۳ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کی ترمیم ۔

۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹ الف کی ترمیم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ، ۱۸۹۸ء (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ مجموعہ کے طور پر دیا گیا ہے ۔
دفعہ ۹۹ الف میں ، ذیلی دفعہ (۱) میں

(الف) الفاظ اور سکتہ " اس طبقہ کے " بعد کے الفاظ ، ہندسے قوسین ، حرف اور سکتے " یا اسی نوعیت کا کوئی مواد جس کا حوالہ مغربی پاکستان پریس اور پبلیکیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ی ی) میں دیا گیا ہے " شامل کر دیئے جائیں گے ، اور

(ب) ہندسہ اور حروف " ۲۹۸ الف " کے بعد الفاظ ہندسے اور حروف " یا دفعہ ۲۹۸ ب یا دفعہ ۲۹۸ ج " شامل کر دیئے جائیں گے ۔

۵ ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی جدول دوم کی ترمیم

مذکورہ مجموعہ میں ، جدول دوم میں ، دفعہ ۲۹۸ الف سے متعلق اندراجات کے بعد ، حسب ذیل اندراجات شامل کر دیئے جائیں گے ۔ یعنی

حصہ ۴ ۔ مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز آرڈی ننس ۱۹۶۳ء

(مغربی پاکستان آرڈی ننس نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۶۳ء)

کی ترمیم

۶ مغربی پاکستان آرڈی ننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ کی ترمیم

مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز آرڈی ننس ۱۹۶۳ء (مغربی پاکستان آرڈی ننس نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۶۳ء) میں ، دفعہ ۲۴ میں ، ذیلی دفعہ (۱) میں شق (ی) کے بعد حسب ذیل نئی شق شامل کر دی جائیگی یعنی :-

" (ی ی) ایسی نوعیت کی ہوں جن کا حوالہ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کی دفعات ۲۹۸ الف ۲۹۸ ب یا ۲۹۸ ج میں دیا گیا ہے ۔ یا "

جنرل محمد ضیاء الحق

(صدر پاکستان)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۹۸ ب	بعض مقدس شخصیات کے لیے مخصوص القاب ، اوصاف اور خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال	ایضاً	ایضاً	ناقابل ضمانت	ایضاً	تین سال کے لیے کسی ایک قسم کی سزائے قید اور جرمانہ	ایضاً
۲۹۸ ج	قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے	"	"	"	"	"	"

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 238081
Grams: "Canvas" Karachi
Telex: 24046 SAHRA

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

خطبہ استقبالیہ

ختم نبوت کانفرنس

منعقدہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۸۴ء بروز جمعرات

مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۱۔ حضرات صدر گرامی و معزز حاضرین! ہم اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نامی اور آپ کی ناموس ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

حضرات! عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا۔ اور حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم فرما دیا۔ اس عقیدہ پر قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر آج تک اس عقیدہ پر امت محمدیہ کا مسلسل اور متواتر اجماع چلا آتا ہے جس طرح توحید الٰہی امت کا قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔ اسی طرح ختم نبوت بھی قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔ جس طرح کہ لا الٰہ الا اللہ میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں۔ ٹھیک اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد گرامی انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں کسی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں۔

یہ عقیدہ نہ صرف اس امت کا عقیدہ ہے بلکہ عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاتمیت کا عہد لیا گیا تھا۔ چنانچہ آیت کریمہ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

اور قیامت میں بھی اس عقیدہ کا اعلان ہوگا۔ چنانچہ مسند ابوداؤد طیالسی میں ص۳۵۲ میں درج ہے کہ جب لوگ شفاعت کے لئے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے۔

ولکن ارأیتم لو ان متاعا فی وعاء قد ختم علیہ اکان یوصل الا ما فیہ حتی یفض خاتمہا فیقولون لا فیقول فان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قد حضر الیوم

(الحدیث)

(ترجمہ: لیکن یہ بتاؤ کہ اگر کچھ سامان کسی ایسے برتن میں ہو جو سربمہر کر دیا گیا ہو تو جب تک اس مہر کو نہ کھولا جائے۔ تو کیا اس برتن کی چیز تک رسائی ممکن ہے۔ حاضرین اس کا جواب نفی میں دیں گے۔ تو آپ فرمائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج یہاں موجود ہیں ان کی خدمت میں جاؤ کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں۔)

غرض یہ ہے کہ یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کی تشریف آوری کے بعد نبوت پر مہر کر دی گئی ہے۔ روز میثاق سے شروع ہوا۔ اور قیامت تک رہے گا۔ گویا کہ اس عقیدہ پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اجماع ہے۔ تمام امتوں کا اجماع ہے۔ اور تمام اہل محشر کا اجماع ہے۔

اور اسلام کی پوری تاریخ میں اس اجماعی عقیدہ کا ظہور اس طرح ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کوئی مدعی نبوت کھڑا ہوا۔ اس کا سر قلم کر دیا

خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی جہاد کا آغاز مسیلمہ کذاب کی سرکوبی سے ہوا۔ اور جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے سات سو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کی قربانی پیش کی جو "اہل قرأت اور القراء" کے نام سے مشہور ہونے کی بناء پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اور جن سے ایک ایک کا وجود آج کی پوری انسانیت پر بھاری تھا۔ کسی جہاد میں اتنی کثیر تعداد میں کم صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ہوں گے۔

یہ اسی عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد کو مضبوط کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس ختم نبوت کی پاسبانی کا مظاہرہ تھا۔ گویا حق و باطل کا سب سے پہلا معرکہ اسی عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہوا۔ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گلشن کو اپنے مقدس خون سے سیراب کیا۔ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی حکمت بالغہ تھی۔ کہ نبوت کے مدعیان کذاب کا فتنہ اس وقت کھڑا ہوا اور ہمیشہ کے لئے یہ سنت جاری ہو گئی کہ امت میں جب ایسا فتنہ کھڑا ہو۔ تو مسلمانوں کو ان سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس کے بعد جب بھی کسی مدعی نبوت نے سر اٹھایا فوراً اس کا سر کچل دیا گیا۔ امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (المتوفی سنہ ۵۴۴ھ) نے "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" میں لکھتے ہیں۔

وقد قتل عبد الملك بن مروان الحارث المتنبي وصلبه وفعل ذلك غير واحد من الخلفاء والملوك باشباههم واجمع علماء وقتهم على صواب فعلهم والمخالف في ذلك من كفرهم كافر (الشفاء ص ۲۵۷ جلد ۲)

اور خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حارث متنبی (مدعی نبوت) کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا اور یہی سلوک بے شمار خلفاء و سلاطین نے اس قماش کے لوگوں سے کیا اور ہر دور کے علماء نے ان کے فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا اور جو شخص ان کے کفر میں اختلاف رکھتا ہے۔ وہ خود کافر ہے۔

چنانچہ کسی دور میں کسی اسلامی حکومت میں ایک مدعی نبوت کا نام نہیں لیا جا سکتا۔ جس کو باوجود قدرت کے تہ تیغ نہ کیا گیا ہو۔ اور مسلمانوں کے جذبات اس معاملے میں اس قدر حساس ہیں کہ اگر کوئی شخص مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے۔ تو وہ بھی کافر، مرتد واجب القتل قرار پاتا ہے۔ جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے۔

حضرات! بدقسمتی سے جب ہندوستان پر مغرب کا سفید طاغوت مسلط ہوا۔ تو اس نے اپنے اقتدار کی بنیاد کو مضبوط کرنے اور مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے ان میں سینکڑوں فتنے کھڑے کئے ان میں سب سے بدترین اور سب سے منحوس لعین ابن لعین مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا فتنہ تھا۔ انگریز جانتا تھا کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس کے متزلزل ہونے سے اسلام کی پوری عمارت منہدم ہو جائے گی اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے اس نے اس عقیدہ پر ضرب لگانے کے لئے اپنے پالتو اور خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد کو اس ملعون مہم کے لئے منتخب کیا اور اس کی جھوٹی نبوت کا تحفظ فراہم کیا اور اسے پروان چڑھایا۔ چونکہ ہندوستان اسلامی حکومت کے سایہ سے محروم تھا۔ اس لئے قادیانی نبوت اور اس کے متبعین ہر محاسبہ سے بے خوف تھے۔ ورنہ مرزا اور اس کی ذریت کا حشر بھی اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب سے مختلف نہ ہوتا اور خدا کی زمین ان کے وجود سے پاک کر دی جاتی لیکن مسلمان انفرادی طور پر اپنے اس عقیدہ کے تحفظ سے غافل نہ رہے۔ اور انہوں نے خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت کا حق ادا کر دیا۔ چنانچہ جتنی کتابیں رسائل اور کتابچے رد قادیانیت پر لکھے گئے ہیں۔ کسی اور موضوع پر اس کی نظیر نہیں ملتی۔ قیام پاکستان کے بعد امید تھی کہ یہاں کی اسلامی حکومت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان باغیوں اور ختم نبوت کے ان قزاقوں کا تعاقب کرے گی اور انہیں ارشاد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ کے مطابق کیفر کردار تک پہنچائے گی لیکن افسوس کہ حالات اس کے بالکل برعکس ظاہر ہوئے یہاں جو بھی حکومت آئی قادیانی اس کی ناک کا بال بن گئے اور حکومت کے تمام ذرائع و وسائل قادیانیت کے تحفظ میں استعمال ہونے لگے۔ یہ حقیقت کس قدر روح فرسا ہے کہ جس اسلامی حکومت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا اس نے غلام احمد قادیانی کی وفاداری کا مظاہرہ کیا اور جس کو ناموس ختم نبوت کی پاسبانی کے فرائض انجام دینے چاہیے تھے۔ وہ ختم نبوت کے چوروں اور ڈاکوؤں کی محافظ بن گئی۔ اور قادیانیوں کا ہر دور حکومت میں یہ رویہ رہا کہ اقتدار کے زمانہ میں اپنے مفادات کے لئے وہ حکمرانوں کے بوٹ چاٹتے رہے۔ اور ان کے محروم اقتدار ہونے کے بعد ان کی معزولی کو مرزا قادیانی کی نبوت کا معجزہ ثابت کرتے رہے اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ جب بھی مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف احتجاج کیا حکومت ان کے سامنے آ گئی اور قادیانی عوام اور حکومت کو لڑا کر خود صاف

بچ نکلا۔ نتیجہ ہر حال میں مسلمانوں کا نقصان ہوا۔ ان نامساعد حالات کے باوجود علماء اسلام نے اس فتنہ کا تعاقب جاری رکھا اور اہل اقتدار کو تسلیم کرنا پڑا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو جسد ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔ اور قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں فرقوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کر دیا۔

عقل کا تقاضہ یہ تھا کہ قادیانی اگر اس ملک کے وفادار شہری کی حیثیت سے رہنا چاہتے تھے۔ تو انہیں اپنی اس آئینی حیثیت کو تسلیم کرلینا چاہیے تھا۔ لیکن ان کی ڈھٹائی کا یہ حال ہے کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور خارج از اسلام کہتے ہیں۔

اب ان کی جرأت اور بے باکی کا یہ عالم ہے۔

(۱) دن دہاڑے مسلمان مبلغین کو اغوا کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کو سیالکوٹ میں ایک سال قبل اغوا کیا گیا اور ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اغوا کیے جانے کی دھمکی دی گئی جس کی رپورٹ تھانہ میں درج کرائی جا چکی ہے۔

(۲) قادیانی اپنے اخبارات و رسائل میں یہ مضامین شائع کر رہے ہیں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء تک پورے پاکستان کو قادیانی بنا لیا جائے گا۔

(۳) وہ اپنی مجلسوں میں مسلمانوں کو دھمکیاں دیتے ہیں کہ چند ماہ تک ان کی حکومت قائم ہونے والی ہے

(۴) وہ کھلے بندوں اسلامی شعائر کی تضحیک کرتے ہیں۔

۵۔ کیسٹوں، فلموں اور کتب و رسائل کا ایک سیلاب ہے جو نوجوانوں کو مرتد کرنے کے لیے پھیلایا جا رہا ہے۔

یہ تمام حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم ان سے ایک لمحہ کے لیے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتے۔

حضرات! حکومت سے ہمارا مطالبہ نہایت منصفانہ نہایت معقول اور آئین و قانون کے مطابق یہ ہے کہ قادیانیوں سے آئین کے مطابق یہ بات تسلیم کرائی جائے۔ کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

(۱) وہ اسلام کا نام، اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر استعمال نہ کریں۔

(۲) وہ اپنی عبادت گاہیں مسجد کے نام سے اور مسجد کی طرز پر نہ بنائیں جس سے مسلمانوں کو دھوکہ ہو۔

(۳) وہ مسلمانوں کی اذان نہ کہیں۔

(۴) قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے کیونکہ یہ ملک اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔

۵۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کیا جائے اور مولانا زاہد الراشدی صاحب اور دیگر مذہبی رہنماؤں کو دھمکی دینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے ہیں۔ تو ہم صاف صاف اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ ملکی آئین کے وفادار شہری کا غیر مسلم ذمی نہیں بلکہ ان کی حیثیت حربی کافروں کی ہے اس صورت میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ قادیانیوں کی ہر تنظیم پر پابندی عائد کی جائے ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے جو لوگ کسی جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والے ہیں ان کو مرتد قرار دے کر ان پر شرعی سزائے ارتداد جاری کی جائے۔ اور قادیانیوں کے تمام اخبارات و رسائل اور کتابوں کو ضبط کیا جائے۔

حضرات! مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر ہمیشہ کی طرح اس فتنے کی سرکوبی کے لیے تمام مذہبی جماعتوں پر مشتمل مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل کر دی گئی ہے۔ صدر جلسہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین سراجیہ کندیاں شریف مہمان خصوصی مفتی مختار احمد نعیمی اور دیگر مرکزی رہنما اس وقت آپ کے درمیان موجود ہیں میں اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے رہنماؤں کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی اور مسلمانان کراچی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور اس عزم کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ناموس رسالت کی حفاظت میں قربانی دینے کے لیے کراچی کے جسور و غیور مسلمان ہراول دستہ کا کام کریں گے اور ۲۷ اپریل کو راولپنڈی میں منعقد ہونے والی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے فیصلوں کی جان و دل سے تعمیل کریں گے۔

میں مجلس عمل تحفظ ختم کراچی کی طرف سے عاشقان ختم نبوت کے عظیم اجتماع کو سلام کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو قبول فرماتے ہوئے اپنی نصرت و مدد سے سرفراز فرمائے اور ہر آزمائش میں ہمیں ثابت قدم رکھے۔ ختم نبوت زندہ باد

قادیانیوں سے دوستی

از:۔ مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں ۔ ایک کا ثابت کرنا دوسرے کو اٹھا دینے کے موجب ہے ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے ۔ مسلمانوں کو اسلام سے محبت اور کفر سے نفرت ہے ۔ اور کفار و مرتدین کو کفر سے محبت اور اسلام سے نفرت تو قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے ۔ کہ اگر تمہاری نظر میں اسلام عزیز ہے تو کفر سے نفرت اور کفار پر سختی کریں ۔ قرآن کریم میں ہے :۔

یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم
اے نبی کفار و منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں

اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا قرآن کریم پر عمل کرنا ہے ۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کافر کی عزت نہ کرے ۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا ۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جس نے کسی صاحب بدعت کی تعظیم کی اس نے اسلام کو گرانے میں مدد دی ۔ (اوکما قال) جب صاحب بدعت کی تعظیم و توقیر کا یہ حال ہے ۔ اور اس قدر وعید ہے تو غور فرمادیں ۔ کفار کی عزت و توقیر اور اس سے زیادہ بدتر مرتد کی تعظیم و توقیر اسلام کی نظر میں کس قدر جرم عظیم ہوگا ۔ اسے مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے ۔ مگر افسوس کہ مملکت پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ۔ قرآنی احکامات اور حدیثی ارشادات کی روشنی میں ملک کو چلانے کے نفاذ کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ آج اسی ملک میں مرتد ہر جگہ دندناتے پھر رہے ہیں ۔ اسلام اور اہل اسلام کو ذلیل و خوار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اس کے باوجود انہیں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز کرنا ۔ ان کی تعظیم و توقیر کرنا کیا قرآنی احکامات سے انحراف نہیں ! اگر قرآن کریم اور حدیث شریف عزیز ہیں تو پھر ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات یکسر ختم کرنا ضروری ہوں گے ۔

سیدنا شیخ احمد مجدد الف ثانی السرہندی علیہ رحمۃ اللہ الباری کفار کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

"انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے اگر کوئی دنیوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو ۔ اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے ۔ تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیئے ۔ اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیوی اغراض کے لئے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے ۔ اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے ۔ اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں انہیں اپنا اور اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن قرار دیا ہے ۔ خدا تعالٰے اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن قرار دیا ہے ۔ خدا تعالٰے اور اس کے رسول علیہ السلام کے ان دشمنوں سے دوستی ، میل جول انس و محبت ، بہت بڑی تقصیروں میں شامل ہے ۔ ان دشمنوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے ۔ اور ان سے تعلق و دوستی کا حیاء

اس میں مانع ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ خدا تعالٰے کے دشمنوں سے دوستی و الفت خدا تعالٰی کی دشمنی کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام میں سے ہے۔ اور خدا اور رسول کی تصدیق اور ان پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا ہے۔ کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ ختم کر دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا (مکتوبات اردو ترجمہ صفحہ ۳۸۹ دفتر اول)

حضرت الشیخ السرہندی رہ کے اس الہامی ارشاد کے مطابق ہم یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر آج بھی قادیانیوں سے تعلقات ختم کر دیئے جائیں۔ انہیں اعلیٰ سرکاری عہدوں سے ہٹا کر ذلیل و خوار کر دیا جائے۔ ان سے دوستی ختم کر لی جائے۔ ان سے خرید و فروخت لین دین بند کر دیا جائے تو انشاء اللہ العزیز پاکستان میں آج ہی شریعت اسلامیہ نافذ ہو سکتی ہے۔ ان کے ہمارے تعلقات ہی اسلام کے نفاذ اور قانون شریعت کے اجراء میں آڑے بنے ہوئے ہیں اور قادیانی ان کا ناجائز فائدہ اٹھا ہر وہ حربہ استعمال کرتے ہوئے جن سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام کی ہتک و توہین کا پہلو نکلتا ہو۔ اور ہم اس کے دفع کرنے کی قدرت کے باوجود خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہے جو حضرت مجدد الف ثانی رہ نے تحریر فرمائی ہے۔ ایک اور مقام پہ سیدنا شیخ السرہندی کفار کا وطیرہ طریقہ بتلاتے ہوئے خبردار کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے ان سے دوستی و محبت ان کی تعظیم و تکریم ہرگز نہ کرو۔ اس لئے کہ ان کے عزائم مسلمانوں کے حق میں نہایت ہی خطرناک ہیں؟ اور آپ نے منجملہ اور عزائم کے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

(۱) ان "ملاعنوں کا کام ہی یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ اگر قابو پائیں تو مسلمانوں کو ہلاک کر دیں۔ یا سب کو قتل کر دیں۔ یا پھر کفر کیطرف پھیر کر لے جائیں" (ایضاً)

سیدنا مجدد الف ثانی کے اس الہامی ارشاد کو بھی سامنے رکھیئے۔ اور مرزائیوں کے عزائم بھی سامنے رکھیئے۔ تو حقیقت بالکل روز روشن کیطرح واضح ہو گی۔ کہ قادیانیوں کی پالیسی یہ ہی ہے۔ کہ یا تو مسلمانوں کو قادیانیت کے جھنڈے تلے جمع کر دیں (۲) یا پھر ایک ایک کر کے مسلمانوں کو قتل کر دیں (۳) یا پھر اسلام اور پیغمبر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بیانات داغتے رہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چند حوالے ہمارے دعوے کو کافی تقویت پہنچاتے ہیں۔

مرزا محمود احمد کا بیان الفضل ۱۳ر اگست ۴۸ میں یوں ملتا ہے: بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں۔ تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے۔ جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس میں جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے"

قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کا بیان الفضل ۱۰ر نومبر ۸۳ء بھی دیکھ لیجیئے۔

"ایک وقت آئے گا۔ کہ اس ملک میں بھی مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کے ذریعہ وہی جھنڈا گاڑا جائے گا۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہو گا"

مرزا طاہر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ وقت قیامت تک نہیں آسکتا کہ پاکستان قادیانستان کی شکل اختیار کرے۔ مرزا غلام احمد، مرزا بشیر الدین مرزا ناصر بھی اسی کے خواب دیکھتے رہے۔ مگر افسوس کہ بہار دیکھنے سے پہلے ہی وہ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں اور مرزا ناصر نے جو ۷۴ء کی تاریخی یادگار دیکھی ہے۔ اس سے تو آپ بھی اتفاق کریں گے

؎ اے بسیار آرزو کہ خاک شدہ۔

(۲) دوسرا مسئلہ مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کا تھا۔ اور

انگریزی دور میں اس کے کچھ نمونے سامنے آچکے ہیں اور اب مرزا طاہر کے دور میں جناب مولانا محمد اسلم قریشی کا اغواء اور پھر قتل (واللہ اعلم) اس کا بین ثبوت ہے۔ نیز مسلمان طلباء اور اساتذہ و علماء پر قاتلانہ حملہ اور دھمکی آمیز خطوط اس کے شاہد ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی کسی مسلمان کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یہ کفار کا طریقہ ہے۔

(۳) تیسرا مسئلہ اسلام اور اہل اسلام۔ انبیاء کرام اور صحابہ عظام کی توہین وتنقیص کا ہے۔ اس میں بھی قادیانیوں کا کردار بالکل واضح ہے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے۔

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷)

غور فرمائیے! ایک جلیل القدر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کس قدر گستاخی و توہین مستزاد یہ کہ مذاقیہ اور تمسخر کا انداز بھی۔ (استغفر اللہ) سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ان کا عقیدہ دیکھئے

"پس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا غلام احمد) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے" الخ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۹)

اس میں اپنے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فضیلت دے کر مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کیا ہے اور انہیں اشتعال انگیزی پر مجبور کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو تمام انبیاء کرام پر فضیلت دے رکھی تھی سید الاولین والآخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان کا گستاخانہ عقیدہ ملاحظہ کیجئے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(بدر قادیان ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ ص۱۴)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اولیاء عظام کے بارے میں ان کا عقیدہ اور تمسخر کا انداز اگر نقل کریں تو یہ بحث بہت طویل ہو جائے گی۔ تازہ ترین شہادت کے لئے الفضل کی گستاخی ملاحظہ کیجئے۔ جس میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کے رنگ میں گرو نانک سے تشبیہ دے کر پھر ایک بار امت مسلمہ کی عزت کو للکارا ہے۔ نیز مرزا طاہر کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کر کے پھر ایک بار مسلمانوں کی حمیت کو جوش دلایا ہے۔ مصلح موعود نمبر میں مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادے کو رسولوں کا فخر قرار دیا اور حضرت عمر فاروق رضی کی صریح توہین کے مرتکب ہوئے۔

ان حقائق کو سامنے رکھ کر سیدنا مجدد الف ثانی رح کے الہامی ارشادات کو مدنظر رکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان بدبختوں کے عزائم مسلمانوں کے حق میں کفار سے بھی بدتر ہیں ایسی صورت میں اہل اسلام اور عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شرم کرنی چاہیئے۔

سو ان کی عزت و تکریم، تعظیم و توقیر، نشست و برخاست محبت و دوستی ان سے لین دین کسی صورت میں بھی جائز نہ ہوگا جو لوگ اس معاملے میں روا داری سے کام لیتے ہیں۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب و لعنت کو دعوت دیتے ہیں۔ اس لئے ان حضرات کے ذمہ ضروری ہے کہ فوراً توبہ کر کے ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ اسی میں اسلام کی بھلائی ممالک اسلامیہ کی بھلائی۔ اور اسی میں اہل اسلام کی بھلائی ہے۔

یاد رکھئے! خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے بہت پہلے اس کا اعلان نہایت وضاحت کے ساتھ کر دیا ہے۔ ارشاد ہے:

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (پ ۲۸ المجادلہ)

جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں آپ

باقی ص۱۹ پر

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ڈپو ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۷/۲۴ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی یادگار تقریر

مرسلہ مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا

برادران ملت! آپ حضرات نے صدر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ کے خیالات سن لیے۔ ان حضرات نے نہایت سلجھے ہوئے اور مؤثر انداز میں جماعتی پالیسی بیان کی۔ اور مرزائیت کی اندرونی سازشوں کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ اب مجلس احرار کا ایک ادنیٰ رضاکار بھی اپنی چند معروضات عرض کرنا چاہتا ہے۔ امید ہے آپ حضرات پوری توجہ کے ساتھ سنتے رہیں گے۔

مجلس احرار اسلام نے ہمیشہ اپنی تمام تر کوششیں اور مساعی۔ ملی اور ملکی خدمات کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔ اور قیام پاکستان کے بعد ہم نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملکی حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ وقت کی نزاکت کو پہچانا۔ پاکستان ایک نوزائیدہ مملکت ہے۔ ہمیں اس کی مشکلات میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہمیں ایک آزاد شہری کی حیثیت سے یہاں اپنی زندگی بسر کرنا ہے۔ ہم اس ملک میں کسی بدامنی کو گوارہ نہیں کر سکتے۔

میرے بزرگو اور دوستو! ہمارے اس فیصلے کو ساری دنیا نے مستحسن قرار دیا۔ پاکستان کے ایک ایک فرد نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ مجلس کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر کہ جو وہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کر رہی ہے۔ بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قاضی صاحب! آپ خواہ مخواہ کیوں مرزائیوں پر حملے کر رہے ہیں؟ اپنے مسلمان بھائیوں کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مجھے دکھ ہوتا ہے۔ ؎

مجھ سے کہتے ہیں کہ تو نالہ و فریاد نہ کر

ان سے کوئی نہیں کہتا کہ تو بیداد نہ کر

میں کہتا ہوں کہ جس طرح سورج کو حق ہے کہ وہ سیاہی اور تاریکی پر حملہ کرے۔ اسی طرح ہمیں بھی حق ہے کہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دیں۔ اس وقت مرزائیوں کا متعفن لٹریچر پیش کرنے کو دل نہیں چاہتا کہ شریفوں کی محفل میں ایسے بداخلاق انسانوں کا لٹریچر پڑھ کر سنایا جائے میں نے اپنے حالیہ دورہ میں پاکستان کے گورنر جنرل سے لے کر ایک ایک وزیر کے سامنے جب لٹریچر پیش کیا تو وہ انگشت بدنداں رہ گئے۔

ایک کمشنر کے سامنے جب مرزائیت کی یہ لاش رکھی۔ تو انہوں نے حیرت سے پوچھا۔ قاضی جی! کیا یہ لٹریچر جو مرزا غلام احمد نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔ اسے کوئی شریف آدمی پڑھ سکتا ہے؟

مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

”قرآن مجید کی آیت محمد رسول اللہ والذین معہ میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں۔ یہ آیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہیں بلکہ میرے متعلق ہے۔“

ابھی مجھ سے پہلے اس آیت کی تشریح میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے مفصل واقعات بیان فرما دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ جب مرزائی اس آیت کو پڑھتے ہیں تو ان کے ذہن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہیں جاتے بلکہ قادیان کی طرف ہیں۔ پھر یہ اپنی تبلیغ کے ذریعہ بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر ان کا رشتہ مدینہ منورہ سے توڑ کر قادیان سے جوڑ رہے ہیں۔ کیا کوئی غیرت مند مسلمان یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اپنا تعلق محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توڑ کر سرکاری نبی مرزا غلام احمد سے جوڑے؟

حضرات! مجھے آج مرزائیوں کی طرف سے اس قسم کے پمفلٹ ملے ہیں جس میں انہوں نے نہایت چالاکی اور دیدہ دلیری سے

شعائر اسلام کی توہین کی ہے۔ سر ظفر اللہ کی وزارت پر یہ اچھل کود۔ تم ایک وزارت پر ناز کرتے ہو۔ میں نے سلطنتوں کا حشر دیکھا ہے سے

نہیں خبر نہیں شاید کہ دین حق کا چراغ
وزارتوں کے مقدر پہ ناچنے والو
ہوائے تند کے بادسف جلتا رہتا ہے
وزارتوں کا مقدر بدلتا رہتا ہے۔

ابھی کل ہی کا واقعہ ہے۔ خیال ہی کو لیجئے۔ کل جو وزیر تھے انہیں آج اسیر ہوتے بھی دیکھا۔ کل جو امیر تھے وہ آج گداگری کر رہے ہیں۔ لیکن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنی وزارتوں کی عزت بچانے کے لیے سیفٹی ایکٹ استعمال کرنے والو! محمد عربی ؐ کی عزت و عظمت کی حفاظت کے لئے بھی آپ کے پاس کوئی قانون ہے؟

بدمعاملہ

میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں جو مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کا اقرار کرتے ہیں۔ آپ نے ایک بداخلاق، بدکردار، بدافعال، بدزبان اور بدمعاملہ انسان کو محمد عربی صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے تخت پہ کیوں بٹھایا ہے۔ میں نے اپنی تقریر کے دوران میں مرزا غلام احمد کو بدمعاملہ کہا ہے۔ یہ شاعرانہ گفتگو نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ میں بغیر دلیل اور ثبوت کے کوئی چیز عرض نہیں کروں گا۔ جہاں تک مرزا صاحب کی معاملگی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں مرزا صاحب کی اپنی کتاب "براہین احمدیہ" ملاحظہ فرمایئے یہ ان دنوں کی بات ہے جب مرزا غلام احمد نے اپیل کی تھی کہ میں حضور سرور کائنات کی شان میں پچاس جلدوں کی کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ جس کے لئے مجھے کافی روپیہ کی ضرورت ہے۔ لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت کی بنا پر کافی رقم دی کتاب کی طباعت کے سلسلے میں لوگوں سے یہ وعدہ کیا گیا کہ جب پچاس جلدوں کی کتاب پوری ہو جائے گی۔ تو رقم کے عوض اس کتاب کا ایک ایک مکمل حصہ مزید دیا جائے گا۔ مرزا صاحب نے وہ کتاب براہین احمدیہ پانچ حصوں میں لکھ کر ختم کر دی۔ لوگوں نے پچاس جلدوں کا مطالبہ کیا تو مرزا صاحب ارشاد فرمانے لگے۔ گرچہ میں نے پچاس جلدوں کا وعدہ کیا تھا۔ اور ابھی اس کی پانچ جلدیں مکمل یا پوری ہو گئی ہیں۔ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نکتہ کا فرق ہے۔ اس لیے میں اپنے وعدہ میں پورا اتر آیا ہوں۔

حضرات! اس سے بڑھ کر چالاکی اور عیاری کیا ہو سکتی ہے؟

بدزبان

میں نے اپنی تقریر کے دوران میں مرزا غلام احمد کو بدزبان کہا ہے۔ یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ مرزا کی اپنی کتاب "نورالحق" کا صفحہ ۱۲۱ ملاحظہ فرمایئے لکھتا ہے۔

"جو شخص میری تحقیر کرتے ہیں ان پر میری طرف سے ایک ہزار مرتبہ لعنت" آپ میں سے کوئی شخص اسٹیج پر آکر ملاحظہ فرمائے اس کتاب میں پورے کے پورے کئی صفحات پر سوائے لعنت لعنت لعنت لعنت .... کے اور کچھ نہیں لکھا ہوا ہے

ایسا شخص اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں محمد ہوں ـــــ؟ معاذ اللہ

کیا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثال ایسی تھی ـــ؟

آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ ؐ پر دنیا پتھر پھینکتی۔ آپ ؐ کو گالیاں دیتی ـ آپ کو زخمی کرتی ـــ لیکن آپ کی زبان مبارک سے سوائے ان کلمات کے اور کچھ سرزد نہ ہوتا۔

"اے اللہ اگر میں اس قوم سے دکھی ہو کر ناراض اور خفا ہو کر کوئی بددعا مانگوں تو میری اس بددعا کو قبول نہ فرمانا۔"

"اے اللہ میری قوم کو وہ سمجھ عطا فرما دے جس سے یہ تیرے ارسال کردہ قرآن کو مان جائیں ـ اور تیرے دین اسلام کو قبول کریں۔"

قربان جاؤں ایسی پاکیزہ اخلاق والی ذات پہ جس کے اخلاق و عادات کا مشرکین عرب اور کفار تک بھی اعتراف کرتے تھے۔

مرزا غلام احمد اپنی کتاب "انوار الاسلام" کے صفحہ ۳۰ پہ لکھتا ہے۔ "جو شخص میری صداقت کا قائل نہیں ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ولدالحرام ہے" میں پوچھتا ہوں کہ حضرت قائد اعظم نے مرزا غلام احمد کی صداقت کا اعتراف کیا؟ ہمارے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟ کیا آپ تمام حضرات غلام احمد کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔؟ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ یہ ولدالحرام کا لفظ کن حضرات کے لیے استعمال کیا ہے۔؟ صرف اسی پر بس نہیں۔ مسلمانان عالم کو خنزیر اور کتوں کا خطاب دیا۔ مسلمان عورتوں کو یہ کیا کیا غضب کتیاں ہیں۔ ایسا شخص اپنے آپ کو نبی اور

رسول کہے۔ یہ تو دنیا میں اپنے آپ کو ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

توہین رسالت

مرزا صاحب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلی رات کا چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں" اس چودھویں رات کے چاند کا اگر آپ نے فوٹو دیکھنا ہو تو ملاحظہ فرمائیے۔ اس پر قاضی صاحب نے مرزا صاحب کا ایک فوٹو عوام الناس کے سامنے پیش کیا۔ لوگوں نے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے پناہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد اور مرزائی نبوت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے

قاضی صاحب نے مرزائیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے بھولے ہوئے انسانو! آپ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا رشتہ توڑ کر بے شعور انسان کے ساتھ جوڑ رہے ہو۔ تمہاری عقل کو کیا ہوگیا ہے۔ تم اپنی فکر و دانش کو کہاں کھو چکے ہو؟

توہین الوہیت

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنی اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ صاف لفظوں میں یوں سمجھیے۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب سے فرماتے ہیں کہ اے مرزا تو میری اولاد اور میں تیری (لاحول ولا قوۃ)

سوال:۔ اس پر ایک دفعہ ایک مرزائی نے اعتراض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو حضرت علیؓ کے فرمایا تھا کہ انت منی وانا منک۔ حالانکہ حضرت علیؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین جدا جدا تھے۔ پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ اے علی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

جواب:۔ حضرات سیرت سے معمولی واقف انسان کو بھی یہ معلوم ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نام عبدالمطلب تھا۔ اور حضرت علیؓ کے دادا کا نام بھی وہی عبدالمطلب تھا۔ تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؓ دونوں ایک ہی دادا کے پوتے ہوئے۔ اب اس میں کیا اشکال باقی رہ جاتا ہے۔ دونوں ایک ہی خون کے رشتے ہوئے۔

ایک دوسرے مقام پر مرزا صاحب اپنے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ "میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ پھر میں نے یقین کر لیا کہ واقعی میں خدا ہوں۔ پھر میں نے زمین و آسمان پیدا کیے۔" (نعوذ باللہ)

اندازہ فرمائیے کہ یہ کس انسان نے جرأت کی ہے۔ یہ تو اپنے متعلق تھا۔ اب مرزا بشیر الدین محمود کی بابت بھی سنیئے۔ "جب مرزا محمود پیدا ہوا۔ تو اس کی مثال یوں ہے۔ کان اللہ نزل من السماء جیسے اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا ہو"

ایک مرزائی نے اعتراض کیا کہ قاضی صاحب! مرزا صاحب نے یہ تو اپنا خواب بیان کیا ہے کہ میں خدا بن گیا تھا۔ میں ایسے دھوکہ باز اور عیار انسان سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ الہامات جو کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ بھی سارا معاملہ خواب کی حالت میں چلتا رہا۔ اور کتابیں تیار ہوتی رہیں۔

یاد رکھیئے۔ خداوند قدیر سے لے کر تمام انبیاء اور اولیاء کی توہین اور ان کی مقدس اور پاکیزہ زندگی کو داغدار کرنے کے لیے انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے بد اخلاق، بد معاملہ، عیار اور دھوکہ باز انسان کو تیار کیا۔ اگر یہ شخص صحابہ کرام کے زمانہ میں اس قسم کی توہین و حرکات کرتا تو اسے کب کا ختم کر دیا جاتا۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جس نے حقانیت، اسلام کو نیست و نابود کیا ہو۔ ہم مرزائیوں کو اسلام اور پاکستان کا سب سے بڑا دشمن خیال کرتے ہیں۔

دراصل مرزائی اپنی خطرناک سازشوں سے اسلام اور پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے تمام مسلمانوں اور حکومت کو ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنا چاہیے۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ:۔ قادیانیوں سے دوستی

ان کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

کاروانِ ختم نبوت

رپورٹ :- منظور احمد الحسینی

کوئٹہ میں عظیم الشان یادگار ختم نبوت کانفرنس

کوئٹہ شہر میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳، ۱۴ اپریل دو روزہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں بلوچستان کے "کونے کونے" سے ہزاروں فدایان ختم نبوت نے شرکت کی مجلس عمل کے راہنما حضرت الامیر اور مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کے کوئٹہ پہنچنے پر شایان شان استقبال کیا گیا۔ کانفرنس کے موقع پر ملک کے قومی اور مؤقر روزنامہ جنگ نے خصوصی ایڈیشن شائع کیا، کوئٹہ اور بلوچستان کے تمام مسلمان، تاجر حضرات، علماء کرام کونسلر حضرات خصوصاً فیاض حسن سجاد نے بڑھ چڑھ کر اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں محنت کی۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس رات بعد نماز عشا حضرت الامیر کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی مختار احمد نعیمی، شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب شروری، مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا اللہ داد، مولانا عبدالواحد، اہل حدیث عالم دین مولانا محمد ادریس فاروقی، مولانا فضل الٰہی قریشی، مولانا نور محمد، شیعہ عالم آغا یعقوب علی توسیعی۔ مولانا قاری سید افتخار احمد کاظمی اور دیگر علما نے تقریریں کیں جب کہ قومی شاعر جناب طالب اعوان اور سید رسول فریادی نے منظوم کلام پیش کیا۔

کانفرنس کے دوسرے دن مولانا عبدالمجید ندیم، ملک محمد اکبر ساقی مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالمالک شاہ اور دوسرے علما کرام نے خطاب کیا۔ جب کہ سابق وفاقی وزیر الحاج محمد زمان خان اچکزئی (جو صوبائی مجلس کے سربراہ ہیں) نے عوام کے تعاون اور باہر سے آنے والے علماء کا شکریہ ادا کیا۔

جنرل سیکرٹری چوہدری محمد حسین ارائیں، پیر سید عبدالحکیم شاہ، سید عبداللطیف شاہ، حافظ حسین احمد اور ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے قراردادیں پیش کیں۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حسین احمد سہروردی نے ادا کیے۔ مولانا نذیر احمد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے رات دن محنت کرکے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں انتھک جدوجہد کی۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب

ڈیرہ غازی خان۔ گذشتہ دنوں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں آیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

سرپرست :- سید مقبول محی الدین گیلانی، صدر :- مولانا غلام محمد چشتی نائب صدر مولانا محمد بخش شفیق، جنرل سیکرٹری :- سید غلام سرور شاہ ایڈووکیٹ، سیکرٹری مولانا محمد اسحاق، جوائنٹ سیکرٹری محمود نواز خان بابر ایڈووکیٹ، سیکرٹری نشر و اشاعت :- محمد خان لغاری ایڈووکیٹ، ناظم صوفی اللہ دسایا، قانونی مشیر انور حسن قریشی ایڈووکیٹ

> **راولپنڈی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال**
>
> **انشاء اللہ اگلے شمارہ میں شامل اشاعت ہوگا**

باطل سے حق کی طرف

یعنی

"مرزائیت سے اسلام کی طرف"

ہمارے ایک نومسلم بھائی جناب اصغر علی صاحب نے مرزائیت سے توبہ کرکے مرتدوں سے گھرے ہوئے شہر ربوہ کی مرکزی جامع مسجد محمدیہ کے پیش امام جناب قاری شبیر احمد عثمانی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ان کا توبہ نامہ بنام "اقرار نامہ" گواہوں کے دستخط اور بھائی اصغر علی کے انگوٹھے کے نشان کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ یہ موصوف کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی وہ آواز ہے جو ہر ذی شعور انسان کے دل و دماغ میں حقیقت بن کر تیر کی طرح چبھتی ہے۔

اقرار نامہ

میں اصغر علی ولد غلام نبی قوم ارائیں سکنہ محلہ دارالیمن نزد ریلوے پھاٹک غربی ربوہ۔ آج بعد از نماز مغرب مسلمانوں کی مرکزی جامع مسجد محمدیہ زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے امام جناب قاری شبیر احمد عثمانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہوں۔ میں پیدائشی طور پر مرزائی ہوں۔ میرے والدین بہن بھائی تمام رشتہ دار مرزائی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں میرے دل میں خوف خدا پیدا ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے مرزائیت میں جھوٹ اور فریب کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ چونکہ میں نے قریب سے دیکھا ہے۔ میرے دل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں مرزائیت کو ترک کرکے اسلام جو کہ سچا مذہب ہے اس کو اختیار کر لوں، میں ہوش و حواس سے ہوں میرا دماغی توازن اللہ کے فضل و کرم سے ٹھیک ٹھاک ہے اچھی بری بات کو سمجھتا ہوں، میرے اوپر کسی نے اسلام قبول کرنے پر دباؤ نہیں ڈالا۔ البتہ ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین علماء کرام کی تبلیغ سے متاثر ضرور ہوا ہوں۔

آج مورخہ ۱۶-۱۰-۸۳ کو بعد از نماز مغرب نمازیان مسجد محمدیہ کی موجودگی میں میں نے قاری شبیر احمد عثمانی کے ہاتھ اسلام قبول کرتا ہوں۔ میں تحریری طور پر لکھ دیتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے آخری اور سچے نبی ہیں ان کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو جھوٹا بے ایمان دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو مرزا قادیانی سے لے کر اس کی تمام امت کو جھوٹا دجال اور کذاب سمجھتا ہوں۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے پر تا زندگی قائم و دائم رکھے اور منکرین ختم نبوت کو ہدایت عطا فرمائے آمین۔

نشان انگوٹھا نومسلم اصغر علی ولد غلام نبی
قوم ارائیں سکنہ محلہ دارالیمن ربوہ

گواہان (۱) محمد رفیق
(۲) محمد عنایت (۳) محمد علی ولد محمد
(۴) محمد ولد مد

الحمد للہ بھائی اصغر علی باطل سے تائب ہو کر حق کی طرف گامزن ہوئے۔ دراصل اس توبہ سے صرف بھائی اصغر علی کو ہی نجات نہیں ملی بلکہ موصوف نے اللہ کے فضل و کرم سے اپنی موجودہ اور آنے والی نسل در نسل کو تباہ و برباد ہونے سے بچا لیا۔ مرزائی ٹولے کے ہر ایک فرد کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اپنے جھوٹے نبی کی طرح وہ نہ صرف خود جہنم کی طرف بڑھ رہے ہیں بلکہ اس گروہ سے متعلق ہر فرد اپنی نسلوں کے لیے اپنے ہی ہاتھوں سے دوزخ کا گڑھا کھود رہا ہے حشر کے روز تمہاری نسلیں تمہارا گریبان پکڑ کر تم سے یہ سوال کریں گی کہ حق و باطل کی تمیز

باقی صفحہ پر

ہونے کے باوجود تم نے ہمیں باطل کی تعلیم کیوں دی اور حق کی روشنی سے کیوں محروم رکھا؟

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ باطل ہمیشہ رسوا ہوا ہے اور حق کی ہمیشہ جیت ہوئی ہے اگر حق کی سربلندی دیکھنی ہو تو فتح مکہ کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے اور اگر باطل کی ذلت و رسوائی دیکھنی ہو تو مرزا غلام احمد کے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے کے بعد کی ناکامیوں، ذلتوں، رسوائیوں اور عبرتناک موت کو دیکھئے جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اور اگر اس جھوٹے کذاب (مرزا غلام احمد) کی مزید ذلت و رسوائی دیکھنے کی حسرت ہو تو روز محشر کا انتظار فرمائیے۔

(محمد شاہد)

اقرار نامے کا عکس

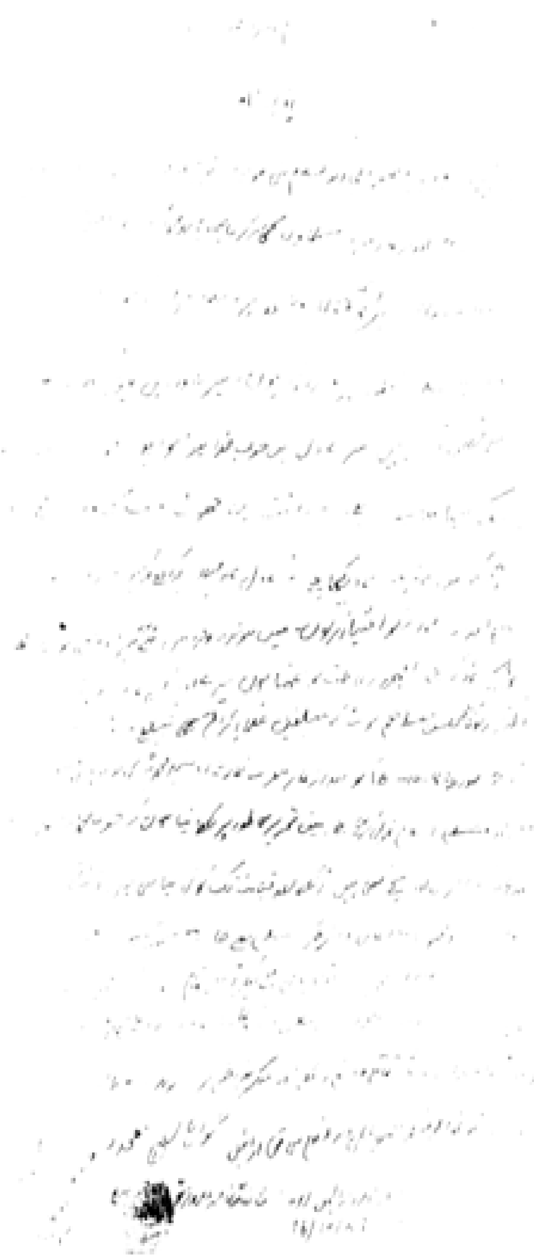

قادیانی جارحیت

ملکی استحکام کے لیے خطرناک ہے

سواد اعظم اہل سنت والجماعت راولپنڈی کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد اکرم ہمدانی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی جارحیت اس وقت ملکی استحکام کے لئے خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے اور حکومت کی خاموشی نے اسلامیان پاکستان کو سخت مایوس کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت جو تمام مکاتیب فکر کی نمائندہ تنظیم ہے اس صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے ۲۰ اپریل کو راولپنڈی میں ایک تاریخی اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ ہے جس میں ملک بھر سے لاکھوں فرزندان اسلام شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانی جارحیت کی انسداد اور مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کا معمہ حل کرنے کے لئے مؤثر اقدامات نہ کئے اور مجلس عمل ختم نبوت کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا تو مجلس انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی۔ مولانا محمد اکرم ہمدانی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کثیر تعداد میں شرکت کریں۔ الحمد للہ کانفرنس بھرپور طور پر کامیاب ہوئی اور صدر نے قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس جاری کر دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے خلاف مقدمے کی سماعت

غازی منجم نے گواہوں کی فہرست پیش کر دی

مولانا عبد الغفار غفاری ناظم نشریات سواد اعظم اہل سنت نے اطلاع دی ہے کہ غازی منجم نے جو مقدمہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بارے میں دائر کر رکھا ہے اس میں انہوں نے اپنے گواہوں کی فہرست راؤ سلطان علی طاہر سول جج راولپنڈی عدالت میں داخل کر دی ہے۔ مختلف مکاتیب فکر کے جید علماء اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر تنزیل الرحمان، مجلس تحفظ ختم نبوت آل پاکستان کے صدر مولانا خان محمد، سواد اعظم اہل سنت والجماعت راولپنڈی کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد اکرم ہمدانی، ملت جعفریہ کے صدر آقائے حامد علی، علامہ نصیر الاجتہادی، اہل حدیث کے صدر مولانا فضل حق، مجلس شوریٰ کے ممبران قاری سعید الرحمان، مولانا سمیع الحق وغیرہ بائیس گواہوں کی فہرست غازی منجم نے اپنے مقدمہ کی تائید میں عدالت میں پیش کر دی ہے۔

پاکستان میں اقلیت قرار دیئے جانے سے بیرون ملک قادیانیت کو دھچکا لگا ہے

قادیانیت کو اسلام سمجھ کر اس کے جال میں پھنسنے والے لوگوں نے توبہ کر لی ہے اور حقیقی اسلام قبول کر لیا ہے۔

افریقہ میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کے بارے میں اسلامک فاؤنڈیشن کینیا کے ڈائریکٹر کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۰ اپریل (نمائندہ جسارت) اسلامک فاؤنڈیشن کینیا کے ڈائریکٹر حافظ محمد ادریس نے بتایا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دستوری مہم کے نتیجے میں قادیانیوں کو پاکستان سے باہر سخت دھچکا لگا ہے۔ اور جو افراد قادیانیت کو اسلام سمجھ کر قادیانیوں کے جال میں پھنسے تھے۔ انہوں نے قادیانیت سے توبہ کر لی۔ اور حقیقی اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے افراد کی تعداد کافی ہے۔ اور ان میں نائیجیریا میں قادیانیوں کے ایک سابق سربراہ بھی شامل ہیں۔ وہ یہاں ایک پریس کانفرنس میں افریقہ تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کے متعلق بتا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کینیا میں قادیانیوں کے تین دفاتر ہیں۔ لیکن ان کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جن ممالک میں برطانوی استعمار برسر اقتدار رہا۔ وہاں قادیانیوں کو اپنے پنجے گاڑنے کے کافی مواقع حاصل ہوئے۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو دستوری لحاظ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے باوجود یہاں قادیانیوں کے سرکاری اثر رسوخ میں کمی آئی بلکہ مختلف محکموں میں گھسے ہوئے قادیانی افسران کی چیرہ دستیاں اسی طرح جاری ہیں اور اسلام کی دعویدار حکومت ان کی سرگرمیوں سے مکمل چشم پوشی کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بیرون ملک پاکستانی سفارتخانوں میں ظفراللہ کی وزارت خارجہ کے دور میں گھسے قادیانی افسران اب تک سرگرم عمل ہیں۔ حافظ محمد ادریس نے کینیا میں اسلامک فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں مقامی

سواحلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پہلا ایڈیشن ۸ ہزار دوسرا ایڈیشن ۲۵ ہزار اور تیسرا ۵۰ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور اب چوتھے ایڈیشن کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فاؤنڈیشن کی کوششوں کے نتیجے میں سات سال پہلے وہاں تعلیمی بل منظور کیا گیا جس کے بعد مسلمان طالب علموں کے لیے بائیبل پڑھنا ضروری نہیں اب مسلمان بچوں کے لیے الگ سے اسلامیات کا نصاب ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت)

محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مفتی نے فرمایا

مفتی صاحب نے انگریز کی جابر سلطنت کے خلاف برسرپیکار ہوتے ہوئے فرمایا۔

"اب یہ مسلمانوں کے دارالحرب میں ہیں" یعنی ہندوستان میں کفار کی حکومت قائم ہے اور ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ جو شخص اس فرض سے کوتاہی کرے گا۔ گویا قرآن کے صریح فیصلہ کی خلاف ورزی کرے گا" بس پھر کیا تھا ایک عرصہ سے لاوا پک رہا تھا۔ اب اس نے غیرت و حمیت کی شکل اختیار کر لی۔ اور انگریز پر چھا گئی۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

اپنی اپنی قسمت

قادیان پہلے تو پاپا کا بڑا بھائی بنا
پھر وہ انگریزوں کے گھر کا معتبر نائی بنا

مذہبی صرافے میں نرخ اس کا گرتا ہی گیا
پیسے سے دھیلا ہوا اور دھیلے سے پائی بنا

دیکھ لو جا کر بہشتی مقبرے والوں کا حال
کوئی بھتنا ہو گیا، کوئی چھپکلی بنا

شرک ان پچکے ہوئے گالوں کا پوڈر ہو گیا
کفر کی اکڑی ہوئی گردن کی ٹکٹائی بنا

اک نیا کذاب جب پیدا ہوا پنجاب میں
قادیاں اُس طفلِ ناہموار کی دائی بنا

اپنا اپنا ہے مقدر اپنا اپنا ہے نصیب
ہو گیا کوئی مسلمان، کوئی مرزائی بنا

مولانا ظفر علی خانؒ